ستر و حجاب

اور

خواتین

ترجمہ

مریم خنساء رحمہا اللہ



4 شیش محل روڈ لاہور 54000

فہرست مضامین

سخنِ وضاحت

زیرِ نظر کتابچہ سعودی دارالافتاء کے جاری کردہ فتاویٰ کے اُس حصے پر مشتمل ہے جس کا تعلق خواتین کے ستر وحجاب سے ہے۔ محترمہ اِم انس نے اسے مرتب کیا اور مریم خنساء بنتِ محمد مسعود عبدہٗ غفر اللہ لھما نے اسے اردو میں منتقل کیا۔ جب کہ اس کا دیباچہ عزیزہ کے والد محمد مسعود عبدہٗ نے تحریر کیا...... لیکن اللہ کی مرضی پہلے بیٹی ...... اور پھر باپ صرف دو ماہ کے وقفے میں سفرِ آخرت پر روانہ ہو گئے۔

اب یہ مجموعہ اور عزیزہ کی دیگر کتب بھی عزیزی صناد شاکر شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مجموعے کو عزیزہ کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور اس کے ناشر کو بھی اجر سے نوازے۔ آمین

ناچیز: بیگم محمد مسعود عبدہٗ

جمادی الاولیٰ۔ ۱۴۲۲ھ

حرفِ التماس

محترمات!

عیسائی' یہودی اور ہندو کی بہو بیٹیاں' بیویاں' بہنیں' چست لباس ...... پتلون ...... سکرٹ یا اس قسم کا کوئی بھی لباس پہنیں' بازاروں میں کھلے عام اپنے حسن اور بدن کی نمائش کریں۔ ہم ان سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔

لیکن اللہ تعالیٰ سے عہدِ وفا کرنے اور کلمۂ طیبہ پڑھنے کے بعد مسلمان کہلا کر مرد اور عورتیں بازاروں میں ...... ہوٹلوں میں ......کلبوں میں بے غیرتی اور نظر بازی کا مظاہرہ کریں۔ کہلائیں تو مسلمان' لیکن شکل وصورت لباس اور نگاہوں کی عشوہ طرازی میں عیسائیوں' یہودیوں اور ہندوؤں کی تقلید کریں اور ان کے فیشن اپنائیں۔ تو ہم سب کا فرض ہے' ہم ان تک اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات ان کی خدمت میں پیش کریں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مزاج کی محترمات کو عفت' حیاء اور حجاب کی نعمتوں سے نوازے۔

میری مفتاح الجنہ نے اپنے اس فریضہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا عملی مظاہرہ کرتے ہوئے بے حجابی' چست لباسی' پتلون' سکرٹ پوشی' خود نمائی

اور نگاہوں کی عشوہ طرازی کے بارے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی روشنی میں دیئے گئے سوالات کے جوابات عربی سے اردو زبان میں منتقل کیے ہیں۔

رب ذوالجلال والاکرام کی قسم! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات پر عمل کرنے میں ہمارے اپنے ہی دین اور دنیا کی بھلائیوں کے شہر آباد ہیں۔

محترمات سے بصد ادب التماس ہے کہ وہ اسے پڑھیں، سمجھیں اور دوسری بہنوں تک بھی پہنچائیں۔

اللہ ہمیں توفیقِ عمل عطا کرے۔ (آمین)

فقیرِ بارگاہِ حق

محمد مسعود عبدہٗ

پیش لفظ

الحمدلله رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین"

تمام اصناف حمد وثنا کا مستحق صرف اللہ جل شانہٗ ہے جو تمام مخلوقات کا خالق ومربی ہے۔ اور امام الانبیاءؑ سرور مرسلین پر صلوٰۃ وسلام ہو۔

اس کے بعد!

بلاشبہ علمائے کرام ہی امتِ مسلمہ کی ہدایت اور رہنمائی کے جگمگاتے چراغ اور بلند ترین نشانِ راہ ہیں۔ راہنمائی کے لیے پریشان لوگوں کے مسیحا بھی تو ہیں ہر سائل کی نگاہوں کا مرکز یہی شخصیتیں ہوتی ہیں۔

میری دریافت کے مطابق فتنوں کے اس تلاطم خیز دور میں ملتِ مسلمہ کی وہ خواتین جو جہالت کے اندھے پن میں مبتلا' مغرب کی تقلید اور خودنمائی کا فیشن اپنانے میں دیوانی ہورہی ہیں ان کے لیے ان جید علماء کے فتاویٰ کی روشنی بے حد ضروری ہے۔ چنانچہ علمِ شریعت میں وقت کے اعلیٰ مسند نشین علماء نے (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے) ایسے تمام مسائل سے متعلقہ احکامِ شرعیہ کو فتاویٰ کی صورت میں شائع فرمادیا ہے جن سے علمی راہنمائی حاصل کر کے ملتِ مسلمہ کی

خواتین اپنے دین، ملّی وقار، آبرو، حیا اور عفت کا تحفظ حاصل کر سکتی ہیں۔

ان فتاویٰ کے علمی فوائد کے پیش نظر مجھے ان کو جمع کرنے اور ترتیب دینے کی ہمت ملی۔ مجھے یقین ہے کہ ملتِ مسلمہ کی خواتین ان کے فوائد سے مستفیض ہو کر شرعی حدود اور علمِ اوامر و نواہی سے شرف یاب ہوں گی۔ آخر میں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ علی العظیم مجھے بھی اور امتِ مسلمہ کی خواتین کو بھی ہر نیک کام کی توفیق عطاء فرمائے۔

آمین۔

از۔ اُمِّ انس

شرعی پردہ

سوال:۔شرعی پردہ کیا ہے؟

جواب:۔شرعی پردے سے مراد ان تمام اعضاء کو ڈھانپنا ہے جنہیں (نامحرموں سے چھپانا) عورت پر فرض ہے اس حوالے سے چہرے کو دوسرے اعضاء پر اولیت حاصل ہے۔ کیونکہ چہرہ ہی اصل محلِ فتنہ اور مردوں کو عورت کی طرف راغب کرتا ہے۔

یہ نہایت عجیب بات ہے کہ شرعی پردے سے سر' گردن' پاؤں' پنڈلیوں' بازوں اور سینے وغیرہ کو ڈھانپنا تو مراد لیا جائے لیکن چہرے اور ہتھیلیوں کو کھلا رکھنا جائز سمجھا جائے۔ جب کہ یہ ایک ثابت شدہ حقیقت ہے کہ کشش اور فتنے کا اصل مرکز چہرہ ہی ہے۔

یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ شریعت عورت کو پاؤں تو کھلے رکھنے سے منع کرتی ہو اور چہرہ کھلا رکھنا مباح قرار دیتی ہو۔ یہ تناقض ہماری عظیم اور حاملِ حکمت شریعتِ مطہرہ کے خلاف بھی ہے اور ناممکن بھی۔ ہر انسان جانتا ہے کہ چہرہ کھلا رہنا' پاؤں کھلے رہنے کی نسبت کہیں زیادہ بڑا فتنہ ہے۔ یہ بات بھی ہر کسی کو معلوم ہے کہ عورت کا چہرہ ہی مردوں کے لئے سب سے زیادہ پر کشش

حیثیت رکھتا ہے۔ بھلا اگر کسی سے یہ کہا جائے کہ تمہاری مخطوبہ کا چہرہ تو بہت بدصورت مگر اس کے پاؤں بہت خوبصورت ہیں تو کیا وہ اس سے نکاح پر آمادہ ہو جائے گا۔ یقیناً نہیں۔

لیکن اگر اس سے یہ کہا جائے کہ تمہاری مخطوبہ کا چہرہ تو بہت حسین و جمیل مگر اس کے ہاتھ، ہتھیلیاں، پاؤں یا پنڈلیاں ویسی خوبصورتی سے محروم ہیں تو وہ اس سے شادی پر ضرور آمادہ ہو جائے گا۔

اس کا حوالہ اسی سے ثابت ہوتا ہے کہ چہرے کا پردہ بدرجہ اولیٰ فرض ہے۔

یہاں تفصیل کا موقع نہیں ورنہ کتاب اللہ، سنتِ رسول، اقوالِ صحابہ اور اقوالِ ائمہ و علماء سے عورت کے نامحرموں سے چہرہ چھپانے کے وجوب پر کئی دلائل موجود ہیں۔

(ابنِ عثیمینؒ ......فتاویٰ المراۃ، ۱۷۸)

شرعی پردے کی پابندی کا استہزاء

سوال:۔ شرعی پردے کا اہتمام کرتے ہوئے اپنے چہرے اور ہتھیلیوں کو چھپا کر رکھنے والے کا مذاق اڑانا کیسا ہے؟ شرعاً اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ اس بات سے قطعِ نظر کہ شرعی حجاب واجب ہو یا کسی اور شرعی حکم کی پابندی، شریعت پر عمل کرنے والے مسلمان مرد یا عورت کا مذاق اڑانے والا کافر ہے۔

عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک کے موقع پر ایک آدمی نے کسی مجلس میں کہا کہ "میں نے ان قاریوں جیسا پیٹو، جھوٹا اور بزدل کوئی نہیں دیکھا۔"

یہ سن کر ایک آدمی نے کہا کہ تو جھوٹا اور منافق ہے۔ میں تیری یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک ضرور پہنچاؤں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ملی تو اللہ تعالیٰ نے آیات نازل فرما دیں۔

عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں نے مذکورہ شخص کو دیکھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے کجاوے والی پٹی کے ساتھ لٹکتا ہوا جا رہا تھا اور پتھر اسے روک رہے تھے۔ وہ کہہ رہا تھا۔

"یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم تو صرف دل لگی اور ہنسی مذاق کیا تھا"۔

جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جواب میں قرآن مجید کی ان آیات کی تلاوت فرما رہے تھے۔

قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ط اِنْ نَّعْفُ عَنْ طَائِفَةٍ مِّنْكُمْ نُعَذِّبْ طَائِفَةً بِاَنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ. (توبہ ٦٥، ٦٤)

آپؐ فرما دیجئے! کیا تم اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسول سے ہنسی مذاق کرتے تھے؟ بہانے مت بناؤ۔ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو

چکے۔ اگر ہم تم میں سے ایک جماعت کو معاف کر دیں تو دوسری جماعت کو سزا دیں گے کیونکہ وہ مجرم تھے۔

گویا اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے ساتھ استہزاء کو اللہ' اس کی آیات اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استہزاء کے مترادف قرار دیا۔ وباللہ التوفیق

(دارالافتاء کمیٹی.....فتاویٰ المراۃ' ص ۱۵۸)

صرف کندھے پہ چادر' سر پہ سکارف اور عورت

سوال:۔ آج کل مسلمان خواتین میں صرف کندھوں پہ چادر اور سر کو سکارف سے ڈھانکنے کا رواج عام ہو رہا ہے۔ سکارف بھی ایسا کہ وہ اپنی ساخت اور کپڑے کے لحاظ سے انتہائی جاذبِ نظر ہوتا ہے۔ چادر ایسی کہ جسم سے چپکی ہوئی اور دیدہ زیب سینے کا نشیب و فراز واضح۔ کیا ایسا لباس فیشن کے طور پر اپنایا جانا جائز ہے؟

کیا اسے شرعی لباسِ حجاب کا نام دیا جا سکتا ہے؟ کیا ایسا لباس پہننے والی عورتوں پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا اطلاق ہوتا ہے

صنفان من اهل النار لم ارهما.......

ذرا وضاحت فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اجر دے۔

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو مکمل ستر و حجاب اپنانے کا حکم دیا ہے اس کا ارشاد ہے۔

يَآ يُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ. (احزاب. ۵۹)

''اے نبی! اپنی بیویوں سے اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے'' کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں۔''

''جلباب'' سے مراد وہ چادر ہے جسے عورت اپنے گرد اس طرح لپیٹ لیتی ہے کہ اس میں نہ صرف اس کا سر بلکہ سارا جسم ڈھانپا جاتا ہے۔ چنانچہ ڈریسنگ گاؤن اور معروف عبا بھی اسی مقصد کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں کہ عورت مردوں کی نگاہوں سے ہمہ پہلو محفوظ ہو جائے۔

ارشادِ الٰہی ہے۔

ذَالِكَ اَدْنٰی اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ. (احزاب ۵۹)

اس سے ان کی شناخت ہو جایا کرے گی (کہ وہ شریف عورتیں ہیں) پھر نہ ستائی جائیں گی۔

بلاشبہ سر اور کندھوں کا ننگا رہنا مردوں کو دعوتِ نظارہ دینے کے مترادف ہے۔ علاوہ ازیں صرف کندھے پر چادر کا لٹکانا مردوں کی مشابہت کے ساتھ عورت کے سر، گردن اور کندھوں کا ابھار مردوں کی نگاہوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کا سبب بنتا ہے۔

ایسے لباس میں سر، گردن اور جسم کے بعض دوسرے اعضاء مثلاً سینے اور کولھے وغیرہ کا نمایاں ہونا مردوں کے دلوں میں شوقِ نظارہ پیدا کرتے ہوئے

کئی فتنوں کو زندگی دیتا ہے۔ عورت خود کتنی ہی پاکباز کیوں نہ ہو جسمانی اعضاء کی عکاسی مردوں کی غلط نگاہوں اور اس پر دست درازی کا سبب بن سکتی ہے۔

ان حقائق کی موجودگی میں عورت کو کندھوں پر چادر پہننے کی اجازت نہیں۔ مذکورہ خطرے اپنی جگہ! ڈر اس بات کا ہے کہ ایسا لباس پہننے سے وہ ان عورتوں میں شامل نہ ہو جائے جن کے بارے میں حدیث میں مذکور ہے۔

صَنْفَانِ مِنْ اُمَّتِیْ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُوْنَ بِهَا النَّاسَ وَ نِسَآءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوْسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا لَيُوْجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا.

(صحیح مسلم کتاب اللباس والزینہ' باب ۳۴)

دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا' ایک وہ لوگ کہ ان کے ہاتھوں میں گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے وہ عورتیں جو پہنے ہوئے ہوں گی مگر (لوگوں کی طرف) مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے۔ وہ جنت میں کبھی داخل نہ ہوں گی۔ نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔

(ابن عثیمینؒ ......فتاوی مھمۃ نساء الامۃ ص ۴۵ جمع محمد الحریفی۔)

بازار میں بازو اور ہتھیلیوں کو چادر سے باہر نکالنا

سوال:۔ فضیلۃ الشیخ! اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بہت سی عورتیں بازاروں میں اشیائے ضرورت خریدنے کے لئے نکلتی ہیں تو غیر محرم مردوں کے ہجوم میں ان کے ہاتھ اور بازو کھلے ہوتے ہیں۔ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب:۔ یقیناً عورتوں کا ہاتھ اور بازوؤں کو غیر محرموں کے سامنے ننگے رکھنا منکرات میں سے اور موجب فتنہ ہے۔ جب کہ ان میں سے بعض خواتین تو انگلیوں میں انگوٹھیاں اور بازوؤں میں کنگن بھی پہنے ہوتی ہیں۔حالانکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَايُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَ تُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (نور. ۳۱)

اور (عورتیں) اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تا کہ تم نجات پا جاؤ۔"

ہر مومن عورت کو معلوم ہونا چاہئے کہ اسے ہر قسم کی زینت کی نمائش کرنا منع کر دیا گیا ہے۔لہذا اس کے لئے کسی بھی صورت میں ایسے عمل کا ارتکاب جائز نہیں جس سے اس کی زینت پر کسی دوسرے کی نگاہ پڑے۔ جب اس کے

لئے ایسا عمل بھی جائز نہیں جس سے اس کی پوشیدہ زینت نامحرموں کے علم میں آتی ہو تو پھر اسے یہ کہاں زیب دیتا ہے کہ وہ لوگوں کے ہجوم میں اپنے ہاتھوں اور بازوؤں کی زینت ظاہر کرتی پھرے۔

میری مومن عورتوں کو نصیحت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتی رہا کریں اپنی خواہشات پر اللہ تعالیٰ کی ہدایت کو ترجیح دیا کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ان ارشادات کو انتہائی مضبوطی سے تھام لیں جو اس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات' اوصافِ عفت و آدابِ نسوانیت میں کامل ترین امہات المومنین کو دیے ہیں۔

حالانکہ وہ عام عورتوں سے کہیں زیادہ عفت وآداب کی پابند تھیں۔

فرمایا۔

وَ قَرۡنَ فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِیَّةِ الۡاُوۡلٰی وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِیۡنَ الزَّکٰوةَ وَاَطِعۡنَ اللّٰهَ وَرَسُوۡلَهٗ اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰهُ لِیُذۡهِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَهۡلَ الۡبَیۡتِ وَیُطَهِّرَکُمۡ تَطۡهِیۡرًا (احزاب ۳۳)

''اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح اپنے بناؤ سنگھار کا اظہار نہ کرو اور نماز قائم کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت گذاری کرو اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے اے نبی کی گھر والیو! کہ تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور

تمہیں خوب پاک کردے۔"

گویا اس حکم میں دراصل یہ حکمت مضمر تھی:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا

اللہ تعالیٰ یہی چاہتا ہے اے نبی کی گھر والیو! کہ وہ تم سے (ہر قسم کی) گندگی دور کردے اور تمہیں خوب پاک کردے۔

میری مومن مردوں کو بھی نصیحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو عورتوں پر برتری بخشی ہے اور انہیں بطورِ امانت آپ کو سونپا گیا ہے' آپ کا فرض ہے کہ اس امانت کی چوکس نگرانی اور حفاظت کریں۔ انہیں نصیحت اور رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہا کریں۔ اور یاد رکھیں کہ اس ذمہ داری سے متعلق اللہ تعالیٰ کے ہاں جواب دینا ہوگا۔ لہذا ہر وقت اپنی یادوں میں اس جواب دہی کی نوعیت بسا رکھیں۔

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِنْ سُوْٓءٍ تَوَدُّ لَوْ اَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهٗٓ اَمَدًا بَعِيْدًا وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ. (آل عمران. ۳۰)

جب ہر شخص اپنے اعمال کو اپنے سامنے موجود دیکھ لے گا اور (اسی طرح) اپنے برے اعمال کو بھی' وہ یہ تمنا کرے گا کہ کاش اس کے اور اس کے برے اعمال کے درمیان دور دراز کا فاصلہ ہوتا اور اللہ تمہیں

اپنے آپ سے ڈراتا ہے اللہ اپنے بندوں سے شفقت کرنے والا ہے۔

میری اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے خواص وعوام' مردو زن' اور کبیر و صغیر کی اصلاح فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے دشمنوں کے مکروفریب ان پر الٹ دے بلاشبہ وہ بہت ہی سخاوت کرنے والا اور بے حد کرم والا ہے۔

(صالح بن عثیمینؒ ......فتاوی مھمۃ النساء الامۃ ص ۵'۴ جمع حمد الحریفی)

بیرونِ ملک سفر اور عورت کا چہرہ

سوال:۔ کیا بیرونِ ملک سفر کے دوران میں اپنا چہرہ کھولتے ہوئے حجاب اتار سکتی ہوں۔ کیونکہ اپنے ملک سے دور ہونے کی صورت میں غیر ممالک میں تو مجھے کوئی پہچانتا نہیں۔

میری والدہ میرے والد کو آمادہ کرتی ہیں کہ وہ مجھے چہرہ ننگا رکھنے پر مجبور کریں۔ ان کا خیال ہے کہ چہرہ چھپا ہونے کی صورت میں میری نگاہیں لوگوں کا تعاقب کرتی رہتی ہیں۔ (گویا چہرہ کھلا ہونے کی صورت میں وہ میری نظر کی نگرانی کرسکیں گے)

جواب:۔ آپ ہوں یا کوئی اور مسلمان عورت کفار کے ممالک میں بھی پردہ ترک کرنا اسی طرح ناجائز ہے جس طرح اسلامی ممالک میں۔

اجنبی مرد مسلمان ہو یا کافر اس سے پردہ ہر حال میں واجب ہے۔ بلکہ کافروں سے پردہ اس لئے بھی اور شدت کے ساتھ کرنا چاہیئے کہ ان کا تو کوئی ایمان ہے ہی نہیں جو انہیں محرمات کے ارتکاب سے باز رکھے۔

آپ ہوں یا کوئی اور، اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حرام کیے ہوئے امور میں والدین کی یا کسی اور کی اطاعت ہرگز جائز نہیں۔

حکمِ الٰہی ہے۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ (احزاب. ۵۳)

"جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔ یہی تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے کامل پاکیزگی ہے۔"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ وضاحت کر دی ہے کہ عورتوں کا نامحرم مردوں سے پردہ دلوں کی پاکیزگی اور طہارت کا سبب بنتا ہے۔ نیز سورہ نور میں حکم دیا ہے۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ. (نور ۳۱)

''مسلمان عورتیں اپنی زینت کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے بیٹوں کے یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے' یا اپنے بھائیوں کے' یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے' یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔''

یاد رہے کہ چہرہ ہی تو سب سے بڑی زینت ہے۔

(ابن بازؒ......فتاوی المراۃ ص ۱۵۹)

برقع نقاب اور عورت

فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین!

آج کے دور کا یہ ایک اہم مسئلہ پیش خدمت ہے کہ عورتوں میں مردوں کی نگاہوں کو اپنی طرف متوجہ کرنے والے نقاب کا استعمال عام ہو گیا ہے پہلے پہل تو اس نقاب میں سے دو آنکھوں کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ رفتہ رفتہ ان سوراخوں میں توسیع ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ اب آنکھوں کے ساتھ چہرے کا بھی ایک حصہ دکھائی دینے لگا ہے۔ یہ امر فتنہ انگیزی کا سبب ہے خصوصاً اس صورت میں کہ بعض عورتوں نے آنکھوں میں سرمہ بھی لگایا ہوتا ہے۔

اگر اس معاملے میں ان سے بحث کی جائے تو وہ آپ کا حوالہ دیتی ہیں

کہ انہوں نے ہمیں اس کے جواز کا فتویٰ دیا ہے۔ ذرا اس مسئلے کی مفصل وضاحت کر دیجئے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے!

جواب:۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ نقاب عہدِ نبوی میں بھی معروف تھا' عورتیں اسے استعمال کرتی تھیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''عورت حالتِ احرام میں نقاب نہ پہنے (سنن ابوداؤد۔ کتاب المناسک)

نقاب بھی اس بات کی دلیل ہے کہ اس دور میں بھی اس کا رواج تھا۔

تاہم آج کے دور میں ہم نقاب کے جواز کے فتوی کی بجائے اس کی ممانعت کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ جیسا کہ سائل نے تذکرہ کیا ہے یہ بات مشاہدے میں آ چکی ہے کہ نقاب کے (آنکھوں کے لئے سوراخ) کشادہ ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ امر صریحًا ناجائز ہے۔

اسی وجہ سے ہم نے کبھی موجودہ دور کی خواتین کو نقاب یا برقع کے جواز کا فتوی نہیں دیا بلکہ اس کی ممانعت ہی کو بہتر سمجھا۔ عورتوں کو چاہئے کہ اس معاملے میں اللہ سے ڈریں اور نقاب کا استعمال ترک کر دیں۔ کیونکہ یہ برائی کے ایسے دروازے کھول دیتا ہے۔ جنہیں بعد میں بند کرنا بھی ناممکن العمل ہو جاتا ہے۔

(مجلۃ الدعوۃ العدد ۱۱)

مسلمان عورت کا کافر عورت سے پردہ

سوال:۔ ہمارے گھر میں غیر مسلم عورتیں خدمت گار ہیں۔ کیا مجھ پر ان سے پردہ کرنا واجب ہے؟ کیا میں ان سے وہ کپڑے بھی دھلوا سکتی ہوں جن میں مجھے نماز ادا کرنی ہو؟

کیا میں ان کے سامنے ان کے دین کی خامیاں اجاگر کرتے ہوئے اپنے دینِ حنیف کے امتیازی اوصاف بیان کرسکتی ہوں؟

جواب:۔ علماء کے صحیح قول کے مطابق غیر مسلم عورتوں سے پردہ کرنا واجب نہیں کیونکہ وہ بھی دوسری عورتوں ہی کی طرح ہیں۔ ان سے برتن اور کپڑے دھلوانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

لیکن اگر وہ قبولِ اسلام پر آمادہ نہ ہوں تو ان سے تمام معاہدے اور تعلقات ختم کر دینے چاہئیں کیونکہ جزیرہ عرب میں اسلام کے علاوہ اور کسی مذہب کے پیروکاروں کا سکونت اختیار کرنا یا آنا جائز نہیں۔ یہ لوگ (مرد ہوں یا عورتیں) ملازمت اور خدمت کرنے کے لئے ہی کیوں نہ آئیں ان کا یہاں رہنا کسی طرح بھی درست نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خطے سے مشرکین کے اخراج کا حکم دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہاں دو دین باقی نہیں رہنے چاہییں۔ یہ خطہ اسلام کی گود اور آفتابِ رسالت کا مطلع ہے لہذا یہاں صرف دینِ

حق یعنی اسلام ہی کو بقا کا حق حاصل ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اتباع حق اور حق پر ثابت قدم رہنے، غیر مسلموں کو جزیرۃ العرب میں آمد سے روکنے اور خلاف اسلام کام نہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

آپ کے لئے غیر مسلم خادمات کو اسلام کی دعوت دینا، اس کے محاسن بیان کرنا اوران کے مذہب کے نقائص اور مخالفتِ حق بیان کرنا جائز ہے۔ آپ انہیں بتا سکتی ہیں کہ شریعتِ اسلام نے دوسری تمام شریعتیں منسوخ کر دی ہیں۔ دینِ اسلام ہی وہ دینِ حق ہے۔ جس کی تبلیغ کے لئے اللہ تعالیٰ نے تمام رسول مبعوث فرمائے اور کتابیں نازل کیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ. (آل عمران ۱۹)

''یقیناً اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ دین اسلام ہی ہے۔

ایک اور جگہ فرمایا

وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَ ھُوَ فِی الْآخِرَۃِ مِنَ الْخَاسِرِیْنَ. (آل عمران ۔۸۵)

''اور جو شخص اسلام کے علاوہ اور دین تلاش کرے تو وہ ہرگز اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔''

تاہم غیر مسلموں سے کی جانے والی گفتگو علم و بصیرت پر مبنی ہونا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اس کے دین کے متعلق کمل علم کے بغیر بات

کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْاِثْمَ وَالْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَاَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَالَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطَانًا وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ مَالَا تَعْلَمُوْنَ. (اعراف ۳۳)

(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم!) آپ فرما دیجئے کہ میرے رب نے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے اور اس کو کہ تم اللہ کے ساتھ کوئی ایسی چیز شریک ٹھہراؤ جس کی اللہ نے کوئی سند نازل نہیں کی اور اس کو کہ تم اللہ کے ذمے ایسی بات لگا دو جسے تم نہیں جانتے۔ حرام کیا ہے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس آیت میں اپنے متعلق بغیر علم کے گفتگو کرنے کو دیگر تمام امورِ گناہ سے سنگین قرار دیا ہے۔ اس سے اس فعل کی حرمت اور اس سے پیدا ہونے والے خطرات کی سنگینی ثابت ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

قُلْ هٰذِهٖ سَبِیْلِیْ اَدْعُوْا اِلَی اللّٰهِ عَلٰی بَصِیْرَةٍ اَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِیْ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ. (یوسف ۱۰۸)

"اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! آپ فرما دیجئے کہ میرے لئے راہ یہی ہے کہ میں اور میرے فرماں بردار اللہ کی طرف پورے یقین اور اعتماد کے ساتھ بلا رہے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور میں مشرکین میں

سے نہیں ہوں۔"

سورت بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ اس کے متعلق بغیر علم کے گفتگو کرنا ان امور میں سے ایک ہے جن کا شیطان حکم دیتا ہے۔

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ اِنَّمَا يَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَالْفَحْشَآءِ وَاَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ.

(بقرہ ۱۶۸، ۱۶۹)

"اے لوگو! زمین میں جتنی حلال اور پاکیزہ چیزیں موجود ہیں ان میں سے کھاؤ اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ وہ تو تمہیں بس برائی اور بے حیائی کا حکم دیتا ہے اور اس بات کا بھی کہ تم اللہ پر ایسی باتیں گھڑ لو جن کا تمہیں علم نہیں۔

میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور آپ کے لئے توفیقِ ہدایت وصلاح کی دعا کرتا ہوں۔

(۳) عورت پر درونِ خانہ اور بیرونِ خانہ اجنبی مردوں سے حجاب فرض ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ (احزاب ۵۳)

"اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے پیچھے سے مانگو یہ

تمہارے لیے اور ان کے دلوں کی کامل پاکیزگی ہے۔"

یہ آیت چہرے کو چھپانے کی دلیل ہے۔ چہرہ ہی تو عورت کی زینت کا اصل عنوان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایک اور جگہ فرمایا۔

يَآ أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذَالِكَ أَدْنٰى أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (احزاب ۵۹)

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! اپنی بیویوں' بیٹیوں اور عام اہلِ ایمان کی عورتوں سے فرما دیجئے کہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں اس سے وہ جلد پہچان لی جایا کریں گی اور اس سے انہیں ستایا نہ جائے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تو بڑا بخشنے والا' بڑی رحمت والا ہے۔

نیز فرمایا۔

وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ اٰبَآءِ هِنَّ أَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ هِنَّ أَوْ أَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِيْ أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَآءِ هِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ. وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَ تُوْبُوْآ إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (نور ۳۱)

''آپ (عورتیں اپنے شوہر، اپنے شوہر کے باپ، اپنے بیٹوں، اپنے شوہر کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، اپنی عورتوں اور لونڈی غلاموں کے سوا، نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں کے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پہ اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) ظاہر نہ ہونے دیں۔ اور اپنے پاؤں (اس طرح زمین پر نہ ماریں کہ (جھنکار کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے۔ اے اہلِ ایمان! سب اللہ کے آگے توبہ کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔''

یہ آیات گھر سے باہر اور گھر کے اندر مسلم وغیر مسلم سے حجاب کے وجوب کی واضح دلیل ہیں اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھنے والی خاتون کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی پر مبنی امور میں ہرگز تساہل نہیں برتنا چاہیے کیونکہ یہ امر گھر کے اندر اور گھر کے باہر فتنوں کو ہوا دیتا ہے۔

(شیخ ابن بازؒ......فتاویٰ المراۃ، ص ۱۶۱)

گھریلو ملازمہ کا پردہ

سوال: کیا گھریلو ملازمہ پر ان گھروں کے مردوں سے پردہ کرنا واجب ہے جہاں وہ کام کرتی ہیں؟

جواب:۔ کئی وجوہات ایسی ہیں جن کی بناء پر گھریلو ملازمہ کے لئے صاحب خانہ مرد سے پردہ کرنا، اس سے اپنی زینت پوشیدہ رکھنا لازم اور اس کے ساتھ تنہائی اختیار کرنا حرام ہے۔

ملازمہ کی بے پردگی اور اظہار زینت سے کئی فتنے جنم لے سکتے ہیں، اسی طرح نامحرم مرد کے ساتھ تنہائی بھی شیطانی فتنوں کی راہ ہموار کرتی ہے۔

(ابن بازؒ ...... فتاوی المراۃ، ص ۱۶۱)

گھریلو خادمہ کے لئے پردے کا وجوب

سوال:۔ ہمارے گھر میں ایک مسلمان خادمہ ہے جو یوں تو تمام دینی فرائض کی پابند ہے مگر اپنے بالوں کا پردہ نہیں کرتی۔ کیا مجھ پر اسے سمجھانا واجب ہے؟

جواب:۔ فتنہ و فساد سے بچنے کے لئے آپ پر واجب ہے کہ اسے اپنے بال ڈھانپنے اور پردے میں شامل دیگر اعضاء مستور رکھنے کا حکم دیں۔

(افتاء کمیٹی ..... فتاوی المراۃ، ص ۱۶۱)

آواز اور عورت

سوال:۔ کہا جاتا ہے کہ عورت کی آواز بھی پوشیدہ رہنی چاہئے کیا یہ درست ہے؟

جواب:۔ عورت کو اللہ تعالیٰ نے مرد کے حصول سکون کے لیے پیدا فرمایا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مرد عورت سے اپنی مخصوص خواہش کی تسکین حاصل کرنے کے لئے محبت کرتا ہے' عورت کی آواز کی شگفتگی اور نرمی اس فتنے میں اضافے کا باعث ہوتی ہے۔ مردوں کی اسی نفسیاتی کمزوری کے پیشِ نظر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَ قُلُوْبِهِنَّ

''جب تم ان سے کوئی چیز طلب کرو تو پردے کے پیچھے سے طلب کرو۔ تمہارے اور ان کے دلوں کے لئے کامل پاکیزگی یہی ہے:

دوسری طرف عورتوں کو بھی مردوں سے شیریں لہجے میں گفتگو کی ممانعت فرمادی گئی تاکہ کسی مریضِ جنس کو غلط فہمی کا موقع ہی نہ مل سکے۔ فرمانِ الٰہی ہے۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِىْ فِىْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ ۔ (احزاب ۳۲)

''اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے۔''

غور فرمایئے کہ جب بھرپور قوتِ ایمانی کے حامل افراد (صحابہ کرامؓ) کے لئے یہ حکم ہے تو پھر آج جب کہ مسلمانوں کا ایمان ضعف کا شکار ہو چکا ہے

عورتوں کے اجنبی مردوں سے اختلاط اور ان سے گفتگو سے احتراز کس قدر بدرجہ اولیٰ واجب ہے۔ کسی ضرورت کے تحت بات کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم کو مدِ نظر رکھ کر لہجہ اختیار کرنا چاہئے۔ ایسا لہجہ جو شگفتگی اور شیریں انداز سے بالکل مبرا ہو۔

خیال رہے کہ نرم کلامی اور شیرینی سے مبرّا آواز کا غیر مردوں سے پوشیدہ رکھنا ضروری نہیں۔ کیونکہ عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواتین نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہم کلام ہوتی تھیں اور ان سے دینی امور کے متعلق استفسار بھی کر لیا کرتی تھیں' اسی طرح صحابہ کرامؓ سے بھی بوقتِ ضرورت ان کی گفتگو ہوتی تھی اور وہ اس پر اعتراض نہیں کرتے تھے۔

گناہ سے بچنے کی توفیق دینا تو اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

(افتاء کمیٹی.....فتاوی المراۃ۔ص۲۰۹)

گھر سے باہر نکلتے ہوئے دستانے پہننا

سوال:۔ کیا گھر سے باہر جاتے ہوئے عورت پر جرابیں اور دستانے پہننا واجب ہے: کیا اس کے وجوب کا سنت سے کوئی ثبوت ملتا ہے؟

جواب:۔ گھر سے باہر نکلتے ہوئے عورت پر اپنی ہتھلیوں' پاؤں اور چہرے کو کسی بھی طریقہ سے زیادہ سے زیادہ چھپانا واجب ہے۔ گو وہ ہاتھ کی ہتھلیاں اور پاؤں ننگے بھی رکھ سکتی ہے بشرطیکہ ان پر مہندی یا زیور وغیرہ نہ ہو۔ تاہم افضل

یہی ہے کہ دستانے پہن لئے جائیں۔ کیونکہ صحابیات رضی اللہ عنھن کا معمول بھی یہی تھا۔

اس کی دلیل نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ

عورت حالتِ احرام میں دستانے نہ پہنے۔ (سنن ابوداؤد' کتاب المناسک)

یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ صحابیات میں دستانے پہننا رائج تھا۔

(ابن عثیمینؒ ...... دلیل الطالبۃ المومنۃ' ص ۴۱)

پردہ اور عمر رسیدہ عورت

سوال:۔ کیا عمر رسیدہ عورت جس کی عمر ستر یا نوے سال ہو اپنے نامحرم عزیز واقارب کے سامنے چہرہ کھول سکتی ہے؟

جواب:۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

"بڑی بوڑھی عورتیں جنہیں نکاح کی امید (اور خواہش) نہ رہی ہو وہ اگر اپنے حجاب اتار رکھیں تو ان پر کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ وہ بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں تاہم اگر اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔"

قواعد سے مراد وہ بوڑھی عورتیں ہیں (جو اپنی عمر رسیدگی کے سبب) نکاح سے بے رغبت ہوں اور اظہار زینت نہ کرتی ہوں۔ ایسی خواتین اگر اپنے نامحرم

رشتہ داروں کے سامنے چہرہ کھول دیں تو اس میں حرج تو کوئی نہیں لیکن افضل، بہتر اور محتاط طریقہ پردہ کرنے کا ہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے۔

وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِي لَايَرْجُونَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجٰتٍ بِزِيْنَةٍ ط وَاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ ط وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ○

وان يستعففن خير لهن....

اور اگر اس سے بھی احتیاط رکھیں تو ان کے لئے بہت بہتر ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض عورتیں اس قدر حسین وجمیل ہوتی ہیں کہ بڑھاپے اور زینت سے مبرا ہونے کے باوجود ان کا قدرتی حسن مردوں کی نگاہوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتا ہے۔ یہی امر باعثِ فتنہ ہے۔

جب کہ اظہارِ زینت کی صورت میں تو حجاب ترک کرنا کسی بھی صورت جائز نہیں یاد رہے کہ زینت میں سرمہ وغیرہ کا استعمال بھی شامل ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

(ابن بازؒ......فتاوی المراۃ ص ۱۶۰)

حجاب کی بجائے بڑی چادر اوڑھنا

سوال:۔ میں ایک پریشان نوجوان لڑکی ہوں۔ میرا خاندان اشترا کی نظریات کا

حامل ہے۔ میرے پردہ کرنے میں اپنوں نے مجھے شدید حملوں اور استہزاء کا نشانہ بنایا۔ حتیٰ کہ نوبت مار پیٹ تک پہنچ گئی۔ انہوں نے میرے گھر سے باہر جانے پر پابندی لگادی۔ یہ تھے وہ حالات جن کی وجہ سے میں حجاب ترک کرنے پر مجبور ہوگئی۔ اب میں ایک بڑی چادر اوڑھتی تو ہوں لیکن اس میں میرا چہرہ کھلا ہوتا ہے۔

مجھے بتایئے میں کیا کروں؟ اگر گھر چھوڑ دیتی ہوں تو معاشرے میں انسان نما وحشی درندوں کی کثرت ہے۔

جواب:۔ یہ سوال دو نکات پر مشتمل ہے۔

(ا) لڑکی کے گھر والوں کا ان سے سلوک۔ ایسی بدسلوکی کرنے والے یا تو حق سے لاعلم اور جاہل یا پھر متکبر لوگ ہیں۔ ایسا وحشیانہ طرز عمل اپنانے کا انہیں کوئی حق حاصل نہیں۔ کیونکہ پردہ نہ تو کوئی عیب ہے اور نہ ہی سوءِ ادب۔ ہر انسان شرعی حدود میں آزاد ہے۔

اگر انہیں اس بات کا علم نہیں کہ عورت پر پردہ واجب ہے تو انہیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ کتاب وسنت نے اسے عورت پر فرض کیا ہے۔ اور اگر وہ معلوم ہونے کے باوجود تکبر کی راہ اختیار کئے ہوئے ہیں تو یہ اور بھی بڑی مصیبت ہے۔ جیسے کہ کسی نے کہا ہے۔

فان کنت لاتدری فتلک مصیبة

وان کنت تدری فالمصیبة اعظم.

اگر تم نہیں جانتے تو یہ ایک مصیبت ہے اور اگر تم جانتے ہو تو یہ اور بھی بڑی مصیبت ہے۔

(۲) دوسرا مسئلہ اس نوجوان لڑکی کا ہے۔ اسے چاہئے کہ ممکن حد تک اللہ سے ڈرتی رہے۔ اگر گھر والوں کے علم میں لائے بغیر حجاب کا استعمال ممکن ہو تو ضرور ایسا کرے۔ بصورتِ دیگر اگر وہ اسے ماریں پیٹیں اور حجاب اتار دینے پر مجبور کریں تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا ہے۔

مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ۔ (نحل. ۱۰۶)

”جو شخص اپنے ایمان لانے کے بعد اللہ سے کفر کرے' سوائے اس کے جس پر جبر کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو مگر جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ کا غضب ہے اور انہی کے لئے بہت بڑا عذاب ہے۔“

نیز اس کا ارشاد ہے۔

وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ فِيْمَا اَخْطَاْتُمْ بِهٖ وَلٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (احزاب ۵)

”تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو اللہ بڑا ہی بخشنے والا اور

مہربان ہے۔"

لہٰذا اس لڑکی کو حسب استطاعت اللہ سے ڈرتے رہنا چاہیے۔ اگر اس کے گھر والے عورتوں پر فرضیتِ حجاب کی حِکمت سے ناواقف ہیں تو بھی ہم ان سے کہیں گے کہ مومن پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکم کی اطاعت واجب ہے خواہ اس کی حکمت سے واقف ہو یا نہ ہو کیونکہ اطاعت بذاتِ خود ایک حِکمت ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ وَ مَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا. (الاحزاب ٣٦)

"اور کسی مومن مرد اور عورت کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد اپنے معاملہ میں کوئی اختیار باقی نہیں رہتا۔ (یاد رکھو)! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی جو بھی نافرمانی کرے گا وہ صریح گمراہی میں جا پڑے گا۔"

اسی لئے جب ام المومنین عائشہ صدیقہؓ سے سوال کیا گیا کہ کیا وجہ ہے حائضہ روزے کی قضا تو دیتی ہے مگر نماز کی قضا نہیں دیتی تو انہوں نے جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں حیض آیا تو ہمیں روزوں کی قضا کا حکم تو دیا گیا مگر نماز کی قضا کا نہیں (صحیح بخاری، کتاب الحیض، ٣٢١)

انہوں نے محض اتباعِ حکم کو بطورِ حکمت بیان کیا۔

اور حجاب کی حکمت تو واضح ہے۔

عورت کے اعضائے حسن کا کھلا رہنا فتنہ کا سبب اور فتنہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی' گناہ اور فحاشی کا سبب ہے۔ جب کہ فحاشی اور گناہ اقوام کی ہلاکت اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔

(ابن عثیمینؒ ......فتاویٰ المراۃ' ص ۱۷۴)

گھریلو ملازم اور ڈرائیوروں سے پردہ

سوال:۔ ملازموں اور ڈرائیوروں کے سامنے آنے کا کیا حکم ہے' کیا ان کا شمار بھی اجنبیوں میں ہی ہوگا۔ میری والدہ مجھے کہتی ہیں کہ میں سر پر صرف سکارف لے کر ان کے سامنے چلی جایا کروں۔ کیا ہمارے دینِ حنیف میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے ان کے حکم کی تعمیل کی گنجائش ہے؟

جواب:۔ دوسرے مردوں کی طرح ڈرائیور اور ملازم بھی اجنبی ہیں۔ اگر وہ نامحرم ہوں تو آپ پر ان سے پردہ کرنا اور ان کے سامنے کھلے چہرے کے ساتھ نہ آنا فرض ہے۔ ان میں سے کسی کے ساتھ تنہائی بھی درست نہیں کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

لَايَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ الشَّيْطَانُ ثَالِثُهُمَا.

(ترمذی' کتاب الرضاع)

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ ہو کیونکہ ان کے ساتھ

تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

نامحرموں سے حجاب کی فرضیت ان کے سامنے اظہارِ زینت اور بے پردگی کی حرمت پر اور بھی بہت سے دلائل موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے والدہ یا کسی اور کی اطاعت جائز نہیں۔

(ابن بازؒ......فتاوی المراۃ' ص ۱۵۸)

تنگ' مختصر اور چھوٹی آستینوں والا لباس

سوال:۔ چست' مختصر یا چھوٹی آستینوں والا لباس پہننے کا کیا حکم ہے؟

جواب:۔ عورت کے لئے ایسا چُست لباس پہننا جائز نہیں جس میں اس کے بدن کے جوڑ الگ الگ دکھائی دیتے ہوں عورت کے پستانوں' ہڈیوں' سینے' سرین' پیٹ یا کندھوں کا نشیب و فراز کا اظہار مردوں کی توجہ و التفات کا سبب بنتا ہے۔ علاوہ ازیں ایسے ملبوسات کو بار بار پہننے سے ان کی عادت ہو جاتی ہے۔ اور پھر انہیں ترک کرنا دشوار ہو جاتا ہے۔

ایسا مختصر لباس بھی اسی حکم میں شامل ہے جس میں سے پنڈلیاں' پاؤں یا بازو نظر آتے ہوں۔ چست اور مختصر ملبوسات کو محرم رشتہ داروں یا عورتوں کے سامنے پہننا بھی مستحسن نہیں۔ کیونکہ مشاہدے میں آیا ہے کہ یہ عادت ہی بعد میں بازاروں میں محفلوں' تقریبات اور دیگر مواقع پر بھی ایسے لباس پہننے کی جرأت دیتی اور حوصلہ افزائی کرتی ہے۔

پہننے کے لئے ایسے ملبوسات کے علاوہ اور بھی تو کئی لباس موجود ہیں جن میں ایسی قباحت نہیں پائی جاتی پھر انہیں پہننا کیا ضروری ہے۔
(ابن جبرین.....فتاوی الکنز الثمین للشیخ ابن جبرین، جمع علی ابولوز)

پتلون اور عورت

سوال:۔عورتوں میں پتلون پہننے کا رواج عام ہو رہا ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے؟
جواب:۔ فضیلۃ الشیخ محمد بن صالح عثیمین رحمتہ اللہ علیہ نے جواب دیتے ہوئے فرمایا۔

الحمد لله رب العالمين وصلى الله عليه وسلم على نبينا محمد و على آله وصحبه ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين.

جواب سے پہلے میری تمام صاحب ایمان مردوں کو یہ نصیحت ہے کہ وہ اپنے زیر سرپرستی بیٹوں، بیٹیوں، بیویوں اور بہنوں کی نگرانی کیا کریں۔اپنی اس رعایا کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہا کریں۔ اور صرف عورتوں ہی کو موردِ الزام نہ ٹھہرایا کریں جن کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"مَارَأَيْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَ دِيْنٍ أَغْلَبَ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ"

"میں نے عقل اور دین میں کم اور ایک دانا آدمی کی عقل پر غالب

آنے والیاں تم سے بڑھ کر نہیں دیکھیں۔''

(بخاری۔۱/۸۳)

میں دیکھ رہا ہوں کہ آج کل ایسے لباس عام ہو رہے ہیں جن کا لباس کے اسلامی لوازمات سے دور کا بھی تعلق نہیں' یہ ملبوسات ستر کے تقاضے پورے نہیں کرتے۔ خصوصاً عورتیں ایسے لباس میں ملبوس نظر آتی ہیں جو انتہائی مختصر' چست یا بہت باریک ہوتے ہیں' پتلون بھی ایسا ہی ایک لباس ہے جو عورت کی ٹانگوں' پیٹ' پہلو اور سینہ سب کو نمایاں کر دیتا ہے۔ جب کہ اسے پہننے والوں پر درج ذیل حدیث کا انطباق ہوتا ہے۔

صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ' لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَا وَكَذَا.

(صحیح مسلم. کتاب اللباس والزینته باب. ۴۳)

دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا ایک وہ لوگ کہ ان کے ہاتھوں میں گائے کی دُم جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔ دوسرے وہ عورتیں جو ننگی ہوں گی (مردوں کی طرف) مائل ہونے والی اور مائل کرنے والی۔ ان

کے سر اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح ہوں گے وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔"

لہٰذا میں تمام صاحب ایمان مردوں اور عورتوں کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل سے ڈرتے رہا کریں۔ ستر کی اسلامی شرائط پر پورا اترنے والا لباس پہنا کریں۔ اپنی رقوم پتلون جیسے لباس خریدنے پر ضائع نہ کیا کریں۔

اور توفیق دینے والی تو اللہ تعالیٰ ہی کی ذات ہے۔

(الدعوہ العدد ا/ ۱۴۷۶ـ۱۸/ ۸/ ۱۴۵)

اس میں بھی ایک شرط ہے کہ مرد ہو یا عورت وہ ایسا لباس نہیں پہن سکتے جو تنگ اور چست ہو۔ کیونکہ یہ صنفی فتنوں کا سبب بنتا ہے۔

ایسے تنگ ملبوسات کا پہننا عورتوں پر حرام ہے کیونکہ جب وہ گھروں سے نکلتی ہیں تو ان پر مردوں کی نگاہیں پڑتی ہیں اور فتنوں کو ہوا ملتی ہے۔

اسی طرح مردوں کے لیے بھی ایسے لباس کی ممانعت ہے جن سے ان کے اعضاءِ جسم کے خدوخال اور ستر کا اظہار ہوتا ہو۔

ان حقائق کے پیش نظر ایسے لباس کی خرید وفروخت' ان کا سینا' ان کا کاٹنا سب ناجائز ہیں انہیں پہننے والا گناہ گار اور ایسا لباس پہنانے والا برائی اور سرکشی سے تعاون کرنے والوں میں شمار ہوگا۔ واللہ اعلم

(شیخ ابن جبرین'......الکنز الثمین من فتاوی ابن جبرین جمع علی ابولوز)

سوال:۔ کیا مردوں کی طرح عورتوں کو پتلون پہننا جائز ہے؟

جواب:۔ ہرگز نہیں۔ عورت کو ایسا چست لباس پہننا جائز نہیں ہے جس سے اس کے جسم کے نشیب وفراز نمایاں ہوتے ہوں۔ اس سے فتنوں کی آگ بڑھکتی ہے۔ پتلون بھی ایسا ہی لباس ہے جس میں پہننے والے کی جسمانی ساخت نمایاں ہوتی ہے۔

علاوہ ازیں اس کے پہننے میں مردوں سے مشابہت بھی ہے جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں سے مشابہت اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔

(افتاء کمیٹی.....فتاوی المراہ جمع محمد المسند)

پتلون سکرٹ اور عورت

سوال:۔ آج کل پتلون نامی لباس کا رواج عام ہو رہا ہے۔ اس کی کئی شکلیں نظر آتی ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ پہلی نظر میں اس کی شکل تنور کی سی دکھائی دیتی ہے۔ اوپر کا حصہ تنگ اور نیچے کا حصہ گول اور کشادہ۔ اسے سکرٹ کہا جاتا ہے متعدد صورتوں میں پائے جانے والے اس لباس کو عورت کے پہننے کے متعلق کیا حکم ہے؟

خصوصاً اس صورت میں اسے صرف عورتوں کے سامنے پہنا جائے یا کمسن لڑکیاں پہنیں جن کی عمر بارہ سال یا اس سے کم ہو۔

انہیں پہننے سے گناہ تو نہ ہوگا۔ کیا ہم اپنی کمسن بیٹیوں یا بہنوں کے لیے ایسا لباس پسند کر سکتے ہیں؟ کیا اس لباس کی خرید و فروخت اور اسے پہننا جائز ہے؟

جواب:۔ دین کے باغیوں، نافرمانوں اور کفار کی مشابہت جائز نہیں۔ کیونکہ جس شخص نے کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انہی میں سے شمار ہوگا بلاشبہ مذکورہ لباس جس نوعیت کا بھی ہو وہ اسلامی ممالک کے مردوں میں رائج ہے نہ عورتوں میں۔

علاوہ ازیں نہ مردوں کے لئے عورتوں کی مشابہت اختیار کرنا جائز ہے اور نہ عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت اختیار کرنا۔ جو لباس ہر دو اصناف میں سے ایک کے لئے مخصوص ہو اسے دوسری صنف کا پہننا جائز نہیں۔

کشادہ پتلون اور عورت

سوال:۔ فضیلۃ الشیخ! بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ ڈھیلی۔۔۔ کشادہ پتلون ستر کے تقاضے پورے کرتی ہے۔ کیا یہ صحیح ہے؟

جواب:۔ فضیلۃ الشیخ نے جواب میں فرمایا۔

ہرگز نہیں چاہے وہ کتنی ہی کھلی اور ڈھیلی ڈھالی کیوں نہ ہو، اس میں ایک ٹانگ کا دوسری ٹانگ سے الگ دکھائی دینا لازمی امر ہے جو ستر کے تقاضوں کے سخت خلاف ہے۔ مزید برآں اس میں عورتوں کی مردوں سے مشابہت پائی

جاتی ہے کیونکہ پتلون حقیقت میں مردوں کا لباس ہے۔

عورت کے لئے چست اور سفید لباس

سوال:۔ کیا عورت کو چست اور سفید لباس پہننے کی اجازت ہے؟
جواب:۔ بالکل نہیں۔ عورت کے لئے بازاروں اور شاہراہوں پر اجنبی مردوں کے سامنے ایسے چست لباس میں آنا ہرگز جائز نہیں جس مین جسمانی اعضاء کا حجم نمایاں ہوتا ہو۔ ایسا لباس برہنگی کے مترادف ہے' فتنہ برپا کرتا ہے اور بہت سی بڑی برائیوں کا سنگِ بنیاد ثابت ہوتا ہے۔

رہا سفید لباس کا مسئلہ تو ایسے ممالک یا معاشرے میں جہاں سفید لباس مردوں کے لئے مخصوص پہننا سمجھا جاتا ہو وہاں عورت کو سفید لباس پہننا جائز نہیں کیونکہ اس میں مردوں کی مشابہت پائی جائے گی' جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں کی مشابہت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی ہے۔
(افتاء کمیٹی ...... فتاوی المراہ' ص ۱۶۵)

زرد' سفید اور سرخ رنگ کا لباس' مختصر لباس

سوال:۔ (ا) عورت کے لئے زرد' سفید' اور سرخ رنگ کے لباس پہننے کا کیا حکم ہے جب کہ وہ ستر کے تقاضے پورے کرتا ہو؟

(۲) عورت کے لئے ایسا لباس پہننے کا جس میں دونوں پاؤں نظر آتے ہوں' شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:۔ عورت کے لئے ہر وہ لباس جو خالصتاً عورتوں کے لیے معروف ہو' خواہ کسی بھی رنگ میں ہو پہننا جائز ہے۔ لیکن مردوں کے مخصوص رنگوں سے اجتناب کرنا چاہیے کیونکہ ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے والے مرد و زن پر لعنت کی گئی ہے۔

عورت کے لئے تمام تر بدن ڈھانپ لینے والا لباس پہننا واجب ہے۔ اجنبی مردوں کی موجودگی میں اس کے بدن کا کوئی بھی حصہ مثلاً چہرہ' دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں کھلے نہیں رہنے چاہئیں۔

ہاں! اگر کوئی ضرورت پیش آ جائے مثلاً کوئی چیز لینی یا پکڑانی ہو تو ایسے میں ضرورت کے مطابق کوئی حصہ کھل جانے میں حرج نہیں۔

عورتوں کو ایسا چست لباس پہننا بھی جائز نہیں۔ جس میں اس کے اعضاء کے نشیب و فراز نمایاں ہوتے ہوں مثلاً پستان' کندھے' سرین' کوکھ کا حجم وغیرہ۔

بچوں کی تربیت میں بھی یہ پہلو بہت اہم ہے کہ انہیں کھلے' کشادہ لباس کا عادی بنایا جائے کیونکہ کمسنی کی عادت بڑا ہونے پر بھی ساتھ دیتی ہے اور اس کا چھوڑنا یا چھڑوانا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔

یاد رہے کہ جسم کے فتنہ پرور اعضاء کے خدوخال ظاہر کرنے والے

چست ملبوسات بہت سے فتنہ وفساد کا سبب بنتے ہیں۔

گھر میں اپنے محرم افراد کی موجودگی میں ضرورت کے وقت ایسا لباس پہننے میں کوئی حرج نہیں۔ جس میں گھریلو کاموں کے دوران پنڈلیوں یا بازوؤں کا کچھ حصہ کھل جائے۔

اور توفیق دینے والی ذات تو اللہ ہی کی ہے۔

(ابن جبرین.....فتاوی المراۃ ص ۱۷۴)

کم سن بچیوں کے لئے مختصر لباس

سوال:۔ بعض خواتین (اللہ انہیں ہدایت دے) اپنی کمسن بچیوں کو ایسا مختصر لباس پہناتی ہیں کہ اس میں ان کی پنڈلیاں ننگی ہوتی ہیں اگر ان ماؤں کو نصیحت کی جائے تو کہتی ہیں کہ بچپن میں ہم بھی ایسا لباس پہنتی تھیں۔ بڑا ہونے پر ہمارا تو کچھ نہیں بگڑا۔ اس کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے؟

جواب:۔ میرا نقطۂ نظر تو یہ ہے کہ بیٹی کمسن ہی کیوں نہ ہو اسے ایسا مختصر لباس ہرگز نہیں پہنانا چاہیے کیونکہ اگر کم عمری میں بچی کو ایسی عادت پڑ گئی تو بڑا ہونے پر بھی باقی رہے گی اور اس کے دل سے بے پردگی کی کراہت ختم ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر اسے بچپن ہی سے شرم وحیا کا عادی بنایا گیا تو بڑا ہونے پر بھی یہ صفت اس میں موجود رہے گی۔

اپنی مسلمان بہنوں کو میری نصیحت ہے کہ وہ غیر ملکیوں کے لباس پہننا

ترک کردیں۔ وہ لوگ ہمارے دین کے دشمن ہیں۔ نیز اپنی بیٹیوں کو لباس اور حیا کا عادی بنائیں کیونکہ حیا ایمان کا لازمی جزو ہے۔

(ابن عثیمینؒ ...... فتاوی المراۃ ص ۱۷۷)

کمسن بچی کے لئے پردے کا حکم

سوال:۔(۱) نابالغ بچیوں کے لئے پردے کے احکام کیا ہیں؟

(۲) کیا وہ حجاب کے بغیر گھر سے باہر نکل سکتی ہیں؟

(۳) کیا دوپٹہ اوڑھے بغیر ان کی نماز ہو جائے گی؟

جواب:۔ نابالغ بچیوں کے اولیاء کے لئے ضروری ہے کہ وہ ان کے اخلاق و کردار کو اسلامی آداب سے آراستہ کریں۔ فتنہ و فساد کے اندیشے کے پیشِ نظر نیز اسلامی اخلاق کا عادی بنانے کی غرض سے انہیں گھر سے باہر جاتے ہوئے ستر وحجاب کی پابندی کا حکم دیں۔ اس طرح وہ فساد کا باعث نہیں بن سکیں گی۔

انہیں عادی بنانے کے لئے ہی نماز بھی دوپٹے ہی میں پڑھنے کا حکم دیں، تاہم ان کی نماز دوپٹے کے بغیر بھی درست ہوگی کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ

لَايَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ الحَائِضِ اِلَّا بِخِمَار.

(ترمذی، احمد، ابوداؤد، ابن ماجہ)

"جس عورت کو حیض آتا ہو (یعنی وہ بالغ ہو چکی ہو) اس کی بغیر دوپٹہ اوڑھے نماز اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا۔"

(مجلسِ افتاء...... فتاوی المراۃ ص ۱۶۰)

جدید ملبوسات پر مشتمل رسائل

سوال:۔ کیا خواتین کے ملبوسات کے جدید فیشن اور مختلف نمونوں پر مبنی رسائل خریدنا جائز ہے؟ جب کہ یہ رسائل عورتوں کی تصاویر سے بھرے ہوتے ہیں۔ کیا انہیں استفادے کے لئے سنبھال کر رکھا جا سکتا ہے؟

جواب:۔ ایسے رسائل کا خریدنا جو مکمل طور پر تصاویر ہی پر مشتمل ہوں حرام ہے۔ کیونکہ تصاویر سنبھال کر رکھنا حرام ہے۔ نبی اکرمؐ کا ارشاد گرامی ہے۔

لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ. (ابوداؤد کتاب اللباس)

"جس گھر میں تصویر ہو وہاں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔"

چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے تکیے پر تصویر دیکھ کر کمرے میں داخل ہونے سے رک گئے۔ تصویر کی ناپسندیدگی آپؐ کے روئے مبارک سے عیاں ہو رہی تھی۔

یہ امر بھی قابلِ غور ہے کہ ان رسائل میں پیش کئے جانے والے تمام ملبوسات کے نمونے جائز نہیں ہوتے' ان میں سے بعض ملبوسات ستر ڈھانپنے

کے لئے ناکافی یا چُست ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں ایسے ملبوسات کفار کی شناخت اور انہی کی تہذیب و معاشرت سے مخصوص ہوتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل ارشاد کے مطابق کفار سے مشابہت حرام ہے۔

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ. (ابوداؤد ' ۴۰۳۱)

"جو شخص کسی قوم سے مشابہت اپنائے گا تو وہ انہی میں سے ہے۔"

میری اپنے مسلمان بھائیوں کو بالعموم اور مسلمان بہنوں کو بالخصوص نصیحت ہے کہ وہ غیر مسلموں سے مشابہت اور بے پردگی کے حامل ملبوسات سے اجتناب کریں۔

یہ نکتہ بھی ملحوظ رہے کہ غیر مسلموں کے فیشن اپنانے سے ہماری عادتیں اپنے دین کی بجائے غیر مسلموں کی تہذیب واطوار کے سانچے میں ڈھل جائیں گی۔

(الشیخ ابن عثیمینؒ ...... فتاویٰ المراۃ' ص ۱۷۸)

شادی بیاہ اور تقریبات کے لباس

سوال:۔ آج کل تقریبات کے موقع پر پہننے کے لئے خواتین میں جو ملبوسات رائج ہیں یا تو وہ اتنے چُست ہوتے ہیں کہ ان میں جسم کے تمام فتنہ پرور اعضاء کے نشیب وفراز نمایاں ہوتے ہیں یا پھر ان کا گریبان اتنا کشادہ ہوتا ہے کہ سینہ یا

کمر دکھائی دیتی ہے۔لباس کے زیریں حصے میں سے ٹخنے وغیرہ نظر آتے ہیں۔ انہیں پہننے والی خواتین اپنے حق میں یہ دلیل پیش کرتی ہیں کہ ہم یہ لباس مردوں کے سامنے تو نہیں خالصتاً عورتوں کی تقریب میں پہنتی ہیں لہذا اس میں کیا حرج ہے؟

ہمیں ایسے لباس کے شرعی حکم سے آگاہ کیجئے۔نیز عورتوں کے اولیاء پر اس حوالے سے کیا فرائض عائد ہوتے ہیں۔

جواب:۔صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صِنْفَانِ مِنْ اَهْلِ النَّارِ لَمْ اَرَهُمَا قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَاَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيْلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُؤُوسُهُنَّ كَاَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَايَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيْحَهَا وَاِنَّ رِيْحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيْرَةِ كَذَاوَكَذَا.

(صحیح مسلم۔کتاب الجنۃ والنار)

”دوزخیوں کی دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا۔ایک وہ لوگ کہ ان کے پاس گائے کی دم جیسے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو ماریں گے۔دوسرے وہ عورتیں جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی۔(گناہ کی طرف) مائل ہونے والی اور مائل

کرنے والی ان کے سر بختی اونٹوں کی جھکی ہوئی کوہانوں کی طرح
ہوں گے۔ وہ جنت میں داخل نہ ہوں گی نہ اس کی خوشبو پائیں گی۔
حالانکہ اس کی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جاتی ہے۔"

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول "کاسیات عاریات" سے مراد یہ ہے کہ وہ عورتیں کپڑے تو پہنے ہوں گی مگر ان کے لباس مختصر ہونے کی وجہ سے یا باریک ہونے کی وجہ سے یا تنگ ہونے کی وجہ سے ستر ڈھانپنے کے لئے ناکافی ہوں گے۔ اسی روایت کو امام احمد نے صحیح اسناد کے ساتھ اسامہ بن زیدؓ سے روایت کیا ہے۔ اسامہؓ بتاتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "قبطیہ" (کپڑے کی ایک قسم) پہننے کے لئے عطا کی۔ میں نے وہ کپڑا اپنی بیوی کو دے دیا۔ ایک دن آپؐ نے استفسار کیا کہ "قبطیہ" کپڑا کیوں نہیں پہنتے۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دراصل میں نے اپنی بیوی کو پہننے کے لئے دے دیا ہے۔ فرمایا۔ اچھا اسے کہو کہ اس کے نیچے کپڑا لگا لے ورنہ اس میں اس کی ہڈیوں کا حجم نظر آئے گا (یعنی بدن جھلکے گا۔)

کشادہ گریبان کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے' اسے پہننے میں اللہ کے درج ذیل حکم کی مخالفت ہے۔

وَ لْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ. (نور. ۳۱)

"اور اپنے گریبانوں پر اپنی چادریں ڈال رکھیں۔"

قرطبی اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ اس سے مراد یہ ہے کہ عورت کو اپنی چادر

اپنے گریبان پر اچھی طرح پھیلا لینی چاہیے تاکہ اس کا سینہ چھپ جائے۔ اس کے بعد انہوں نے اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ کا یہ واقعہ درج کیا ہے کہ ایک روز ان کی بھتیجی حفصہ بنت عبدالرحمان بن ابو بکر ایک ایسے باریک دوپٹے میں ان کی خدمت میں حاضر ہوئیں جس میں سے ان کی گردن نظر آ رہی تھی۔ ام المومنینؓ نے اسے پھاڑ دیا اور فرمایا کہ چادر صرف موٹے کپڑے کی ہی اوڑھنی چاہیے تاکہ حجاب کے تقاضے پورے ہوسکیں۔

لباس کا زیریں حصہ اگر اس طرح چاک ہو کہ اس کے نیچے کوئی ساتر کپڑا لگا ہو تو کوئی ہرج نہیں مگر اسے مردوں سے مشابہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ مردوں کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے[1]

عورت کے ولی کو چاہیے کہ اسے اس طرح کا حرام لباس پہننے سے منع کرے۔ اسے گھر سے باہر نکلتے ہوئے اظہار زینت یا خوشبو لگانے کی اجازت نہ دے۔

اس کے ولی ہونے کی حیثیت سے اس فریضے کے متعلق اس سے قیامت کے روز سوال ہوگا۔ اس دن کوئی شخص کسی دوسرے کے کام آ سکے گا' نہ کسی کی

---

[1] یاد رہے کہ یہاں عربوں کے مخصوص لباس کا ذکر ہے جو پاؤں تک ایک لمبے جبے کی شکل میں ہوتا ہے۔ ہمارے ہاں کھلے پائچوں یا اونچی شلوار کا رواج جس میں ٹخنے نظر آتے ہوں' حرمت کی اسی صورت میں شامل ہے۔ کیونکہ عورت کے ٹخنے بھی نامحرم مردوں سے حجاب اور ستر کا حصہ ہیں۔

سفارش قبول ہوگی' نہ فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی مدد کی جائے گی۔
اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے پسندیدہ اور محبوب اعمال کرنے کی توفیق دے۔
آمین۔
(ابن عثیمینؒ......دلیل الطالبۃ المومنۃ' ص ۳۶)

وِگ کا استعمال اور عورت

سوال:۔خاوند کے سامنے حصولِ زینت کے لئے وگ پہننے کا کیا حکم ہے؟
جواب:۔زوجین کو ایک دوسرے کے لئے ایسا بناؤ سنگھار ضرور کرنا چاہیے جو ایک دوسرے سے محبت میں اضافے اور تعلق میں مضبوطی کا سبب بنے' تاہم اس میں حلال وحرام کی شرعی حدود کا خیال رکھنا انتہائی ضروری ہے۔
وِگ غیر مسلم عورتوں کی ایجاد ہے۔اور ان کے بناؤ سنگھار کا اتنا لازمی حصہ ہے کہ اسے اب ان کے شعار کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے۔
لہٰذا اسے حصولِ زینت کے لئے پہننے میں (خواہ خاوند ہی کے سامنے کیوں نہ ہو) کافر عورتوں کی مشابہت ہے۔جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا ہے' آپؐ کا فرمان ہے۔
مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُم .(ابو داؤد' ۴۰۳۱)
''جو شخص کسی دوسری قوم کی مشابہت اختیار کرے گا وہ انہیں میں سے ہے''

اس کے علاوہ وگ کا استعمال بال گوندنے کے حکم میں بھی داخل ہے بلکہ حرمت میں اس سے بھی سنگین تر۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گوندنے سے منع فرمایا ہے اور ایسا کرنے والی پر لعنت کی ہے۔"

(دارالافتاء کمیٹی......فتاوی المراہ ص ۱۶۶)

عورت کے لئے وِگ کا استعمال

سوال:۔ کیا عورت اپنے خاوند کے سامنے حصول زینت کے لئے مصنوعی بال استعمال کرسکتی ہے۔ کہیں یہ بال جوڑنے اور جڑوانے کی ممانعت میں تو شامل نہیں؟

جواب:۔ باروکہ یعنی مصنوعی بالوں کا استعمال حرام ہے۔ اگر چہ یہ وصل نہیں، تاہم اس کے حکم میں داخل ہے، وگ کے ساتھ عورت کے بال اپنی اصل لمبائی سے زیادہ لمبے نظر آتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس میں وصل سے مشابہت پائی جاتی ہے۔ جب کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال ملانے اور ملوانے والی دونوں پر لعنت کی ہے۔ (بحوالہ صحیح مسلم)

ہاں اگر عورت کے سر پر بال سرے سے موجود ہی نہ ہوں تو پھر یہ عیب دور کرنے کے لئے مصنوعی بالوں کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ عیب دور کرنے کی اجازت ہے کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کسی جنگ میں ناک کٹ جانے پر سونے کی مصنوعی ناک لگوانے کی اجازت دی تھی۔

اس مسئلے کی نوعیت اس سے بھی زیادہ وسیع ہے۔اس میں بناؤ سنگھار کے لئے کیے جانے والے ایسے تمام اقدامات (جیسے ناک چھوٹی کروانا وغیرہ) بھی شامل ہیں۔لیکن یہ یاد رہے کہ حسن و جمال کا حصول یعنی بناؤ سنگھار اور ازالہِ عیب دو مختلف چیزیں ہیں اگر کسی عمل سے عیب دور کرنا مقصود ہو تو اس میں تو کوئی حرج نہیں لیکن اس کے علاوہ کوئی اور مقصد ہو تو پھر وہ ممنوع ہے۔

(مثلاً سرمہ بھرنا' چہرے کے بال نوچنا یا افزائشِ حسن کے لئے پلاسٹک سرجری' ان کا مقصد عیب دور کرنا نہیں بلکہ حسن میں اضافہ ہوتا ہے۔)

خاوند کی رضامندی اور اس کی اجازت کی صورت میں بھی مصنوعی بالوں کا استعمال جائز نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ امور میں کسی دوسرے کی اجازت اور رضامندی کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

(ابن عثیمینؒ......فتاوی المراۃ' ص ۱۶۷)

بال عورت کی زینت ہیں

سوال:۔آج کل عورتوں میں سر کے بال کاٹنے کا رواج عام ہے۔اس کے بارے میں شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:۔عورتوں کے لئے اپنے سر کے بال کاٹنا جائز نہیں۔

عورت کے لمبے بال اس کی زینت ہیں عہدِ جاہلیت ہو یا عہدِ اسلام ہر دور میں بال عورت کا حسن سمجھے جاتے رہے ہیں' ہمیشہ سے مسلمان عورتیں بچپن

ہی سے اپنے بالوں کو زیادہ' گھنا اور لمبا کرنے کے لئے ان کی خصوصی نگہداشت کرتی آئی ہیں۔

بالوں کی لمبائی کو باعثِ فخر اور خوبصورتی کا ایک اہم جزو تصور کیا جاتا رہا ہے۔

بالوں کے متعلق یہ اہتمام مسلمان ممالک میں یورپی عورتوں کی آمد تک اسی طرح رہا۔ مگر یورپی عورتیں اپنے ساتھ آگے یا پیچھے سے بال کاٹنے کا رواج لے کر آئیں۔ ان کی دیکھا دیکھی ہماری عورتوں نے بھی یہ کہتے ہوئے بال کٹوانے شروع کر دیئے کہ ہم تو بالوں کو برابر کرنے یا ان کی وضع درست کرنے کے لئے ایسا کرتی ہیں۔

عورت کو تو احرام کھولنے کے بعد بھی بال کاٹنے سے منع کیا گیا ہے۔ حالانکہ حدیث (بخاری' کتاب الحج ۱۶۱۲) میں بال ترشوانے اور مونڈوانے والوں کی تعریف کی گئی ہے۔

عورت کے لئے دونوں اطراف سے صرف بقدر انگشت بالوں کی لٹ کاٹ لینا ہی کافی ہے۔ شیخ محمد امین شنقیطی نے اضواء البیان میں سورۂ حج میں اللہ تعالیٰ کے فرمان:

ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ (حج ۲۹)

''پھر انہیں اپنا میل کچیل دور کرنا چاہیے۔''

میں اس مسئلے پر سیر حاصل بحث کی ہے اور نہایت قابلِ قدر دلائل پیش

کیئے ہیں واللہ اعلم

(ابن جبرین......فتاویٰ الکنز الثمین للشیخ ابن جبرین)

عورتوں کا بال رنگنا

سوال:۔سر کے بالوں کو سرخ، زرد یا کسی اور رنگ میں رنگنے کا شرعی حکم کیا ہے؟

جواب:۔سر کے بال مختلف رنگوں میں رنگوانا جدید فیشن ہے۔یہ مسلمان عورتوں کو ان مغربی عورتوں سے ملا ہے جو برہنہ سر اور کھلے چہرے کے ساتھ مردوں کے سامنے آ جاتی ہیں۔وہ غیر مردوں کی نگاہِ التفات حاصل کرنے اور انہیں فتنہ میں مبتلا کرنے کے لئے اپنے بال سرخ، زرد، نیلے یا دوسرے رنگوں میں رنگواتی ہیں۔

بالوں کی اصل شکل مسخ کرنے کا یہ قبیح رواج ہماری ہم وطن عورتوں نے بھی اپنانا شروع کر دیا ہے۔

بعض ایسے خاوند بھی اپنی بیویوں کو بال رنگوانے پر مجبور کرتے ہیں جن کے دل مغربی خواتین کے انداز دیکھ کر انہی میں اٹک جاتے ہیں پھر ان کا جی چاہتا ہے کہ ہماری بیویاں بھی انہی کی طرح دکھائی دیں۔حالانکہ بالوں کو اس انداز میں بگاڑنا ان کا مثلہ کروانا، اور رنگوانا انتہائی بدنمائی کا سبب ہے اور بالوں کی بگڑی ہوئی صورت پیش کرتا ہے۔

احادیث میں بالوں کے مثلہ کرنے یعنی ان کی شکل بگاڑنے، بال

جوڑنے حتیٰ کہ سفید بالوں کو بھی کالے رنگ سے رنگنے کی ممانعت آتی ہے۔
بوڑھے افراد کو بھی صرف سرخ یعنی مہندی یا کتم (ایک بوٹی) کے رنگ سے ہی بال رنگنے کی اجازت ہے۔ واللہ اعلم
(الشیخ ابن جبرین...... فتاوی الکنز الثمین 'للشیخ ابن جبرین)

عورت کا بھنویں ترشوانا اور ناخن بڑھانا

سوال:۔(۱) ابرو کے زائد بال ختم کرنے کا کیا حکم ہے؟
(۲) ناخن بڑھانے اور ان پر نیل پالش لگانے کا شرعی حکم کیا ہے؟ یاد رہے کہ میں ناخن پالش لگانے سے قبل وضو کر لیتی ہوں اور چوبیس گھنٹے بعد ناخن پالش اتار دیتی ہوں۔

جواب:۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ابرو کے بال کاٹنے یا انہیں باریک کرنے کا جواز ثابت نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو بال نوچنے (اکھاڑنے) اور نوچوانے والی (اکھڑوانے والی) عورت پر لعنت فرمائی ہے۔
اہل علم کا کہنا ہے کہ ابرو کے بال بھی اس حکم میں شامل ہیں۔
(۲) ناخن بڑھانا خلاف سنت ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اَلْفِطْرَةُ خَمْسٌ' اَلْخِتَانُ' وَالْاِسْتِحْدَادُ' وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَقَلْمُ الْاَظْفَارِ. (صحیح مسلم. کتاب

الطهارة، باب ١٦)

پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں، ختنہ کرنا، اُسترا استعمال کرنا، مونچھیں ترشوانا بغلوں کے بال اکھاڑنا اور ناخن کاٹنا۔

انسؓ کی روایت سے ثابت ہے کہ چالیس سے زیادہ دنوں تک ناخن نہ کاٹنا ہرگز جائز نہیں۔ (بحوالہ صحیح مسلم، کتاب الطہارت)

وہ فرماتے ہیں کہ ہمارے لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھیں تراشنے، ناخن تراشنے، بغل کے بال اکھاڑنے اور زیر ناف بال صاف کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ وقت کی حد چالیس دن مقرر کی ہے۔ چالیس دن گزر جانے کے بعد ان میں سے کچھ بھی باقی نہیں چھوڑنا چاہیے۔

ناخن بڑھانے میں درندوں اور بعض کافروں کی مشابہت بھی پائی جاتی ہے۔

ناخن پالش نہ لگانا زیادہ بہتر ہے۔ اگر استعمال کرنی بھی ہو تو ہر وضو کے ساتھ اسے اتارنا ضروری ہے کیونکہ یہ پانی کو ناخنوں تک نہیں پہنچنے دیتی۔

(ابن بازؒ...... فتاوی المراہ، ص ۱۶۶، ۱۶۷)

عورت کا اونچی ایڑی والا جوتا پہننا

سوال:۔ (۱) اونچی ایڑی کا جوتا پہننے کا شرعی حکم کیا ہے؟

(۲) نیل پالش لگانے کے بارے میں کیا حکم ہے۔

جواب:۔ اونچی ایڑی کا جوتا پہننا حرام ہے کیونکہ اس کا تعلق زینت کی ان اقسام سے ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کو مخاطب کرتے ہوئے ان الفاظ میں اس کی حرمت بیان کی ہے۔

وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى. (احزاب)

(۲) ناخن پالش :۔ ناخن پالش پانی کو سرایت نہیں ہونے دیتی۔ لہذا اگر عورت کو نماز پڑھنی ہو تو ناخن پالش کا استعمال نہ کرے۔ تاہم اگر نماز نہ پڑھنی ہو تو اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں۔

بعض لوگ ناخن پالش کو جرابوں پر قیاس کرتے ہوئے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر عورت حالت پاکیزگی میں ایک دن اور ایک رات لگائے رکھے تو کوئی حرج نہیں مگر یہ خیال باطل اور شرعاً بے بنیاد ہے۔ کیونکہ جرابوں کے متعلق تو شریعت میں نص موجود ہے مگر اس کے متعلق نہیں۔

اس کے برعکس صحیحین کی ایک روایت میں ہے کہ ایک بار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے لگے تو آپ نے تنگ آستینوں والا جبہ پہن رکھا تھا جب اس میں سے کہنیوں تک دھونے کے لئے بازو نکل نہ سکے تو آپ نے جبے کے نیچے سے بازو نکال کر دھوئے۔ مگر تنگ آستینوں کے اوپر مسح نہیں کیا۔

گویا آپ نے مسح کی بجائے بازو نیچے سے نکالنے کی زحمت برداشت کرنے کو ترجیح دی۔ اس روایت سے بھی یہ ثابت ہے کہ ناخن پالش کو جرابوں

کے مسح پر قیاس کرنا غلط ہے۔

(ابن عثیمینؒ ...... مجلۃ الدعوہ ۱۱)

پازیب

سوال:۔کیا صرف خاوند کے سامنے پازیب پہننا جائز ہے؟

جواب:۔خاوند، خواتین اور محرم رشتہ داروں کے سامنے پازیب میں کوئی حرج نہیں کیونکہ یہ عورتوں کا پاؤں میں پہننے والا ایک زیور ہے۔

اور اللہ تعالیٰ ہی توفیق دینے والا ہے۔

(ابن بازؒ ...... فتاویٰ المراۃ، ص ۱۶۵)